

9463 - اگر عورت طلاق لے کر کہیں اور شادی کر لے تو کیا اسے اپنی اولاد کی پرورش کا حق حاصل ہے ؟

سوال

ایک سائلہ کہتی ہے کہ :

وہ اپنے خاوند سے طلاق یا خلع حاصل کرنے والی ہے اس لیے کہ اس کا خاوند اس سے معاملات اچھے نہیں رکھتا اور اس کے تین بچے بھی ہیں جن کی پرورش بھی کرنی پڑے گی اس کا سوال یہ ہے (حالانکہ ابھی اس کی عدت بھی شروع نہیں ہوئی) :

اگر کسی شخص نے شادی کا پیغام بھیجا اور وہ اس سے شادی کر لے تو قانون کے مطابق تو اسے بچوں کی پرورش کا حق حاصل ہوگا لیکن وہ اللہ سے ڈرتی اور شریعت اسلامیہ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

عورت کو اپنے خاوند کے بارہ میں صبر کرنا چاہیے اور خاص کر جبکہ اس کی اولاد بھی ہو تو اور زیادہ صبر کرے ، کوئی بھی گھر اختلافات سے خالی نہیں ، لیکن اگر خاوند کے معاملات بہت ہی زیادہ برے ہیں اور وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی تو اور بات ہے ۔

دوم :

جب عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے ، لیکن اگر وہ اپنے خاوند سے خلع حاصل کرتی ہے تو اس کی عدت ایک حیض ہوگی اور اس عدت کے دوران منگنی کرنا حرام ہے ۔

سوم :

شریعت اسلامیہ نے بیان کر دیا ہے کہ جب میاں اور بیوی کے مابین علحدگی ہو جائے تو اولاد کی پرورش کا حق ماں کو باپ کی نسبت زیادہ ہے ، لیکن اگر وہ شادی کر لیتی ہے تو پھر اس کا حق پرورش ساقط ہو جائے گا ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ کا فرمان ہے : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ سے اپنے خاوند سے طلاق بعد اپنے بچے کی پرورش طلب کی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا :

(تجھے نکاح سے قبل زیادہ حق ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2276) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (1991) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

یعنی شادی سے قبل والدہ کو اپنے بچے کی پرورش کا حق ہے لیکن شادی کے ساتھ ہی یہ حق ساقط ہو جائے گا ۔
تو یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شادی سے قبل عورت کو بچوں کی پرورش کا خاوند سے زیادہ حق حاصل ہے ۔

اس لیے ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ طلاق یا خلع لینے سے قبل اچھی طرح غورو فکر کرے اگرتو آپ خاوند کی اذیت پر صبر کرسکتی ہیں اورگفت و شنید کے بعد آپ کے مابین اختلافات ختم ہوسکتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر اورافضل ہے ، لیکن اگر آپ خاوند کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتیں توپھر یہ معاملہ آپ پر ہے ۔

اوراگر علیحدگی ہو جائے توپھر عورت اولاد یا پھر اور خاوند میں سے جسے چاہے اختیار کرسکتی ہے ، اوراسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ اوراس سے مدد طلب کرے اوراس کے سامنے التجا کرتے ہوئے دعا کرے کہ وہ اسے صحیح اوراچھے راستے کی راہنمائی فرمائے ، اس مسئلہ میں اسلام کا حکم تو یہی ہے ۔

لیکن اگر آپ کے ملک میں یہ قانون ہے کہ شادی کے بعد بھی بچوں کی پرورش پر ماں کا ہی حق ہے تو یہ شریعت اسلامیہ کے مخالف ہے جوکہ جائز نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کافرمان ہے :

کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ، اوریقین کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ سے اچھا اوربہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے المائدة (50) ۔

واللہ اعلم .